

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۸/۳)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹



نورافشان

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔اے ۱۴ وارث روڈ۔لاہور } اڈیٹر انچیف

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ۔ لاہور } اسسٹنٹ اڈیٹر

پادری ڈبلیو۔جے۔ کلارک صاحب ایم۔اے۔ایمپرس روڈ۔ لاہور } مینیجر

جملہ خط وکتابت وترسیل زر وغیرہ بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے تمام مضامین واشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام اڈیٹر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں +

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۵۳	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء	نمبر ۴۲

سیالکوٹ کنونشن

امسال سیالکوٹ کنونشن مورخہ ۲۳ سے ۲۹ ستمبر تک جاری رہی۔ انتظام خورد اور رہائش حسب دستور خاطر خواہ تھا۔ خدا کے فضل سے شہبازہال اور اس کے متعلق کمرے ہر طرح سے سی۔ٹی۔آئی میں مفید ایزاد ہیں۔ اجلاس اسی پرانے بڑے خیمے میں ہوتے رہے۔ یہ کہن سالہ خیمہ اس قدر ضعیف ہو گیا ہے کہ اس سے سخت آندھی تو درکنار ذرا اکا تیز ہوا کی برداشت ہونی بھی مشکل ہو گئی ہے۔ اسی خیمہ کے نیچے پھر اس دفعہ ہزاروں کی جماعتوں نے خداوند یسوع مسیح کے خادموں کے پاس بیٹھ اس کے کلام شیریں کو سنا ہے۔ مطالعہ کلام الٰہی کے لئے افسیوں کا خط تھا۔ جس میں سے پادری لیبھوبل و ڈاکٹر پادری ایم ایم برون صاحبان نے کلام کے نہایت گہرے بھید پیش کئے ہیں۔ عام مضمون کنونشن کا "کلیسیا خدا کی ہیکل ہے" تھا۔ واعظوں میں بشپ رابن و دینگوان جونس جیسے اشخاص نے کلام کو نہایت سرگرمی اور خوبی سے پیش کیا تھا۔ پنجابی میٹنگ میں پادری ملوچند کے دلچسپ اور مفید مسئلے سننے کے قابل تھے۔

اس مختصر آرٹیکل میں یہ ممکن نہیں کہ وہ سارے درس جو پیش ہوئے کوٹ کوٹ کر بھر دیئے جائیں اور نہ ہی مفید ہوگا کیونکہ کنونشن میں خود حاضر ہو کر اس کے کرہ ہوا سے متأثر ہو کر واعظوں کے پاؤں پاس بیٹھ کر سننا کچھ اور بات اور اخبار میں کسی دوسرے کے ہاتھ سے لکھا ہوا درس پڑھنا لسنلات دیگر ہیں فقط وہ باتیں پیش کرونگا۔ جو میرے خیال میں نمایاں تھیں۔ اور خصوصاً جن سے مجھ کو فائدہ ہوا اور ممکن ہے کہ کوئی اُن پر غور کر کے فائدہ اٹھا جائے۔

اوّل۔ اسبات پر زور تھا کہ ہیکل ایک خاص نقشے کے مطابق بنائی گئی۔ جماعت کے خیمے اور ہیکل دونوں کیلئے تاکید تھی کہ اس نقشے کے مطابق جیسا تجھ کو پہاڑ پر دکھایا گیا بنائی جائے بلکہ اُسکے بنانے والے خاص دستکاری کی روح سے معمور ہوتے تاکہ خیمہ اور ہیکل کے بنانے میں خدا کی عین مرضی کو بجا لائیں۔ یہ نقشہ اُس کے ازلی ارادے میں تھا۔ ہم بھی اس کی ہیکل ہیں۔ ہم کو بھی اُس نے اپنے ازلی ارادے کے موافق پیدا کیا ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ ہم محض اتفاقیہ اس ہستی میں آ جاتے ہیں۔ بلکہ اُس نے ہم کو بنای عالم سے پیشتر اس میں چن لیا "تاکہ ہم اُس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں۔ اور اس نے اپنی مرضی کے نیک ارادے کے موافق اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا۔ کہ یسوع مسیح کے وسیلے سے اُس کے لےپالک بیٹے ہوں تاکہ اُس کے فضل کے جلال کی ستایش ہو۔" یہ بھی لکھا ہے "کہ ہم اس کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے ہیں۔ جنکو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا"۔

دوئم۔ جماعت کے خیمے کی بناوٹ میں پردے خاص پیمایش اور خاص رنگ کے تھے۔ ان کے لانے کے لئے خاص قسم کے جوڑ تھے ہیکل کی عمارت میں قیمتی پتھر اور سونا استعمال ہوئے۔ خدا کی روحانی ہیکل میں ہم زندہ پتھر ہیں اور ہم تعمیر ہوتے جاتے ہیں تاکہ رُوح میں اس کا مسکن بنیں۔ وہ چونا اور سیمنٹ جو پتھروں کو ایک دوسرے سے جوڑے رکھتا ہے روحانی عالم میں محبت ہے۔ جس سے روحانی

زندہ پتھروں میں پیوستگی قائم رہتی ہے۔

پھر اس پاک مکان میں سامان تھا جس میں ایک شمعدان تھا جو جلتا تھا۔ سونے کا بنا ہوا تھا۔ اس سے یہ اشارہ تھا کہ ہمارے لئے کلام شمعدان ہے جس کی روشنی ہماری راہنمائی کے لئے بالکل کافی ہے۔ اس میں ایک میز تھی جس پر نذر کی روٹیاں تھیں جس کے یہ معنے تھے۔ کہ خدا ہماری روز کی روٹی کی فکر رکھتا ہے اور مسیح جو زندگی کی روٹی ہے ہماری روحانی قوت ہے۔

اس ہیکل کی بناوٹ کے متعلق پنجابی میٹنگ میں ..... دو بڑی نتیجہ خیز باتیں پیش ہوئیں (پہلے) جب تک پختہ ہیکل نہیں بنائی گئی خدا کی حضوری خیمہ میں سکونت کرتی تھی۔ گویا مسافری میں اور اگرچہ ملک ہندوستان اور پنجاب میں شہری گرجوں کی عمارات پختہ ہیں۔ تاہم مسافر مشنوں کے روپیہ پیسہ سے بنی ہیں اور بہت تھوڑی جگہوں میں ہندی مسیحیوں کے اپنے گرجہ گھر ہیں اور اس معنی میں کہا جا سکتا ہے کہ خدا ابھی خیموں میں رہایش رکھتا ہے (دوسرے) اس معنی میں کہ کلیسیا جو خدا کی ہیکل ہے اس میں کے کثیر تعداد لوگ ابھی مسیح خداوند سے واقف نہیں ہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ ہندی مسیحیوں میں خداوند مسیح مسافر ہے۔ کلیسیا پورے طور سے اس کا مسکن نہیں بنی ہے۔

سوئم۔ ہیکل اور جماعت کے خیمہ کا مقصد یہ تھا کہ وہاں خدا کی حضوری ہے وہ اپنے سارے جلال کے ساتھ وہاں مسکن پذیر ہو تاکہ اس کی عبادت اس میں کی جائے۔ اور وہاں وہ اپنے لوگوں سے ملاقات کرے۔ اس میں پاکترین مکان تھا جس میں عہد کا صندوق تھا۔ ہم جو خدا کی ہیکل ہیں۔ خدا اپنی روح کے وسیلے ہم میں بستا ہے تو ہمارے وسیلے سے اس کا جلال ظاہر ہوگا۔ ہم تب اس کے ساتھ ملاقات کر سکتے ہیں۔

اس کنونشن میں زنانہ اور مردانہ دعائیہ کمرے دعا کرنیوالوں سے بھر رہے۔ جن میں سے دن رات دعا خدا کے حضور جاتی رہی۔ یہی کنونشن کے سارے کام کیلئے قوت کے گھر تھے۔ دعائیہ کمیٹی کے علاوہ دو پنجابی سادھو حاضر تھے جو دن رات دعا اور ستایش کا ہدیہ خدا کے حضور پہنچاتے رہتے تھے۔ خصوصاً لاڑے والا سادھو بہت سرگرم تھا۔ حاضرین میں سے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی بہت تعداد تھی اور سارے ذمہ دار اصحاب اس بات کی خواہش رکھتے تھے اور دعا بھی مانگتے تھے کہ خدا ان نوجوانوں کو تبدیل کرکے اُن کی زندگی پر اپنی مُہر لگائے تاکہ اُن کی ہونہار زندگیاں اسی ہی کی خدمت میں صرف کی جائیں اور کہ آئندہ ایک ایسی مسیحی جماعت پیدا ہو جس سے خدا کی بزرگی اس ملک میں ظاہر ہو۔ آخر میں دعا ہے اور اپیل کی جاتی ہے کہ ہر ایک کی دعا یہ ہو کہ سیالکوٹ کنونشن ملک پنجاب کی کلیسیاؤں اور مسیحی جماعت کے لئے روحانی بیداری اور برکات کا چشمہ ثابت ہو۔ آمین۔

وزیر چند

بہادر چند مسیحی نوجوان کی مسیحی خدمت

ہمارے پاسٹر مسٹر بہادر چند سرگودھوی نے ایک مضمون سپرد قلم کرکے بھیجا ہے۔ جو تمام کا تمام بجنسہٖ قابل اشاعت نہیں ہے۔ لیکن آپ نے جو حصہ مسیحی خدمت کے متعلق لکھا ہے وہ صد تحسین و آفرین کیساتھ وسیع اخبار کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے ہم مسٹر بہادر چند کو مبارکباد کا مستحق خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے جو کام آتنا ہی سفر میں کیا وہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت بوڑھے جوان امیر و غریب کے لئے مسیحی خدمت کی جیسے ہندوستان کو آج کے دن ضرورت تھی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ ہم اس مثال کو پیش کرکے ہند کے جملہ مسیحی خدام سے ملتمس ہیں کہ اگر وہ ہندوستان کی کل آبادی کو مسیحی زندگی کے اثر سے متاثر کرنا چاہتے ہیں تو وہ مسٹر بہادر چند کے پیرو ہو کر عملی طور سے لوگوں کے دُکھ درد کے ساتھی بنیں۔ اُن کے مصائب میں اُن کو راحت پہنچانے کی کوشش کریں۔ اُن کی پریشانیوں میں اُن کی رہنمائی کریں۔ تب ہندوستان یسوع مسیح اور اُس کی مسیحائی کو سمجھ سکیگا۔ ورنہ خشک سرمنوں اور منادیوں سے فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنا اب مفید مطلب نہیں ہو سکتا۔ مسٹر بہادر چند اپنی مسیحی خدمت کا عجیب و غریب ذکر حسب ذیل الفاظ میں کرتا ہے۔

ایڈیٹر

میں عاصی سیالکوٹ کنونشن پر گیا تھا۔ واپسی پر وقت روانگی دعا مانگی کہ یا مسیح سفر میں تو میرا معاون بن تاکہ میں تیری عظمت و حشمت کو عمدہ طور سے ظاہر کروں۔ رات کا وقت تھا۔ جب گاڑی ملکوال جنکشن پر آئی تو صبح صادق کا وقت ہو گیا۔ احقر بھی رات بھر کا اکتایا ہوا کمرہ ریل سے باہر آیا۔ اور پلیٹ فارم پر تفریحاً ٹہلنے لگا۔ دیکھا کہ ایک مسلمان عورت بیچاری مصیبت کی ماری چیخیں چلاتی تھی۔ برادران مسلمان اُسکی آہ و زاری پر کترا تے اور اُس کی گریہ زاری پر توجہ نہ فرماتے تھے۔ مجھے اُن کی اس سنگدلی پر سخت افسوس ہوا کہ کیوں انہیں بے کس و بے بس پیرزال کے رونے پر رحم نہیں آتا۔ مگر میرا افسوس بے جا تھا۔ کیونکہ اُن کے خیال میں اُس عورت سے ہمکلام ہونا گناہ تھا آخر اس حقیر سے رہا نہ گیا۔ اس مائی کو کہا۔ ماں جی کیا بات ہے رکہنے لگی خدا تیری عمر دراز کرے۔ میرے بیٹے کو دیکھ کہ اُس کی ناک سے خون کے پرنالے چل رہے ہیں اور بند نہیں ہوتے۔ (دیکھو صفحہ ۱۱)

نور افشاں

مطبوعہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۵ء

زمانہ ماضی میں بائبل کی یادگار برکتیں

بائبل مقدس نے ملک کنعان سے خروج کرنے کے بعد اہل دنیا کو جو کچھ دیا اُس کا اجمالاً ذکر تذکرہ پیشتر کیا گیا۔ لیکن ناظرین کرام کی تفہیم و سہولت کے لئے نمبر ہٰذا میں اس کی تھوڑی سی تفصیل پیش کرتے ہیں کہ بائبل نے اہلِ دنیا کو خاصکر کونسی نعمتیں دی ہیں۔ ان نعمتوں کا ذکر بھی تفصیل کے ساتھ نہیں کیا جاتا بلکہ بعض نعمتوں کا ذکر بطور مثال کیا جاتا ہے۔

بائبل نے اہل دنیا کو واحد خدا کا تصور دیا ہے

زمانہ حاضرہ میں اہلِ بصیرت کی آگاہی میں دنیا کی قدیم اقوام کی تاریخ موجود ہے۔ اُن کے مذاہب و عقائد موجود ہیں۔ اُن کی مذہبی کتابیں موجود ہیں۔ اُن کو پڑھا جا سکتا ہے۔ ان میں ہزاروں خوبیاں کسی کو نظر آئیں تو آئیں۔ مگر اُن میں واحد خدا کا وہ تصور مل نہیں سکتا جس کا ظہور بائبل کے اوراق میں ہوا ہے بائبل میں کسی کو تحریری نقائص نظر آ سکتے ہیں مگر اُس کے کُل صحائف میں ایک کمال یہ دکھائی دے سکتا ہے کہ اُس کے کُل صحائف واحد خدا کے علم و عرفان سے۔ اس کی عزت و عبادت اور اُس کی تعظیم و تکریم سے پُر ہیں۔

آج سے ۱۹۲۵ برس پیشتر کی دنیا پر نظر اٹھا کر دیکھو تو تمہیں اسرائیلیوں سے باہر کی اقوام میں سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں نہیں۔ لاکھوں نہیں۔ کروڑوں خدا اور اُن کے بیٹے بیٹیاں۔ اُن کے ناتے ناتیاں۔ ان کے جورو خصم معبود ملینگے۔ مذکر و مونث دیوی دیوتا ملینگے۔ جن میں ہمیشہ جنگ و جدل رہتا تھا۔ بنی نوع انسان ان خداؤں کی نذر و نیاز خیال کئے جاتے تھے۔ مگر بائبل مقدس نے یسوع مسیح کے ساتھ دنیا میں کنعان سے باہر نکلکر ان باطل معبودوں کی خدائی کے وہم سے دنیا کو نجات بخشی اسے واحد خدا کا جلال دکھایا۔ جس کی طرف سے دنیا بے خبر تھی۔ مصر۔ بابل۔ فینیکی۔ کنعان کی قدیم اقوام عرب۔ یونان۔ روم۔ ہندوستان۔ ایران و چین۔ کروڑہا کروڑ معبودوں کی وہمی خدائی کا غلام تھا۔ پر واحد خدا کے اس علم و عرفان سے محروم تھا۔ جس کا بیان بائبل میں آیا ہے۔ پس بائبل نے اہل دنیا کو واحد خدا کا علم دیکر اس پر وہ احسان کیا ہے۔ جس کا معاوضہ تا قیامت اہلِ دنیا دے نہیں سکتے ہیں۔ جن باطل معبودوں کے خوف سے بنی آدم کا یہی خون خشک ہوا کرتا تھا جنکی خوشنودی کے حصول کے لئے بندوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح قربان کیا جاتا تھا۔ جنکی عبادت میں ہزار ہا قسم کی مکروہات عمل میں لائی جاتی تھیں۔ اُن معبودوں کے بتوں کو بچوں کے کھلونے بنا دکھایا۔ اُن کی قوت و طاقت کے وہمی فسانوں کو بنی آدم کے لئے بیہودہ کر دکھایا۔ عیسائیوں کی بائبل کی یہ پہلی نعمت دنیا کو ملی جس کا انکار کوئی واقف کار شخص ہرگز نہیں کر سکتا۔

بائبل نے اہل دنیا کو اعلیٰ انسانی خصلت وسیرت کا انعام دیا ہے

بائبل کی ہر ایک کتاب اپنے اپنے زمانہ کے خدا پرستوں کی سوانح عمری کا ایک مختصر سا خاکہ ہے جس کے بعد ہم ہزاروں پشتوں کے علم و تجربہ کے مالک بنکر کوئی نہ کوئی عیب و نقص اُن سوانح عمریوں میں پا سکتے ہیں۔ پر اگر ہم بائبل کے خدا پرستوں کی سوانح عمریوں کو اُن کے زمانہ کے دیگر بنی آدم سے مقابلہ کر کے دیکھیں تو بائبل کے وہ بزرگ جنکی سوانحعمریاں بائبل میں محفوظ ملتی ہیں بلا شک فرشتے نظر آئینگے حضرت ابراہیم و اضحٰق و یعقوب اور حضرت یوسف و موسیٰ و ہارون۔ حضرت یشوعہ و سموئیل و سمسون وغیرہ بزرگ ایسے ہی تھے جو اپنے زمانہ میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔

ان کے سوا نئے عہد میں جس شخص کی سوانح عمری دنیا کے روبرو پیش کی گئی۔ جسے یسوع مسیح کہتے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے سے پیشتر کی دنیا میں اپنی مثال نہ رکھتا تھا وہ نہ صرف اپنے زمانہ میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا۔ بلکہ اس کا ثانی تا حال دنیا پیدا نہ کر سکی۔ اس کی انسانی شخصیت ایسی عجیب و غریب تھی کہ اہل دنیا اُسے خدا یقین کرتے ہوئے اپنی نیک بختی کا یقین کرتے آئے اور اب بھی یقین کر رہے ہیں۔ پس بائبل مقدس دنیا میں فرد واحد خدا کا اعتقاد لیکر ہی نہ نکلی بلکہ ایک واحد انسان کی اعلےٰ و کامل خصلت وسیرت لیکر باہر نکلی۔ جو خدا پرستی اور انسانیت میں اپنی آپ ہی مثال تھا اور آج تک اپنی آپ ہی مثال ہے۔

بائبل کی اس بے نظیر خصلت وسیرت نے اُن اقوام میں اعلےٰ خصلت وسیرت پیدا کی جو فی زمانہ بائبل کو مانتی اور جانتی آئی ہیں۔ بائبل کے مسیح کی خصلت وسیرت نے مسیحی افراد اور مسیحی اقوام نہایت گندی اور ناپاک خصلتوں کو دھو ڈالا۔ جو اُنہوں نے اپنے بت پرست آباؤ سے وراثت میں پائی تھیں۔ اُن میں ایسے لوگ فی زمانہ پیدا کر دئیے جو بائبل مقدس کے بزرگوں میں سے کسی نہ کسی کی خصلت وسیرت کی نمایش تھے۔

بائبل مقدس نے دنیا کی اقوام کو ایک نسل ہونے کا خیال دیا۔

جس زمانہ میں بائبل کے صحائف لکھے گئے تھے

زمانہ سے لیکر بنی نوع انسان میں اپنی بابت ایسے بیہودہ خیال چلے آئے ہیں کہ اُن کا ذکر کرنا بھی اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ تو بھی ناظرین کرام کی تسلی کے لئے اسقدر کہنا پڑتا ہے کہ تمام دنیا میں بائبل سے باہر یہ خیال ناپید تھا کہ تمام بنی آدم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں۔ غیر اسرائیلی اقوام مختلف اقوام کو مختلف جنسوں سے مانکر اپنی اور دوسری اقوام کی بڑائی چھٹائی کا اندازہ لگایا کرتی تھیں۔ یہ خیال بُت پرست اقوام میں ایسی جڑ پکڑ گیا تھا کہ جو ہمارے زمانہ میں ہندو دھرم و آریہ دھرم سے اب تک ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب سے بائبل مقدس کنعان سے باہر نکلی اُس وقت سے اقوام دہر میں یہ اعتقاد پھیلا کہ کل بنی نوع انسان ایک ہی اصل سے ہیں وہ آپس میں بھائی ہیں۔ وہ ایک ہی گوشت و خون ہیں۔ بائبل کی اس عظیم تعلیم نے کم از کم ہر ایک ملک کے باشندوں کو باہم بھائی بناکر ایک قوم بنادیا۔ اُن کے اونچ نیچ کو ہم قوم بنادیا۔ مختلف مسیحی اور غیر مسیحی اقوام میں مساوات کا رشتہ قائم کردیا جس سے زمانہ حال کی دنیا فیض اٹھا رہی ہے۔

شذرات

خدا سے محبت اور خدا پر بھروسہ یہ دو باتیں ہیں جو انسان کو خدا سے دعا کرنے پر مجبور کرتی ہیں۔ یعنی دو باتوں کا احساس انسان کے دل میں خدا کی ہستی کے اعتقاد کو زندہ رکھتا ہے۔ خدا کی ہستی کا اعتقاد۔ اُس کی محبت کا احساس۔ اس پر انسان کے دل میں بھروسہ اور توکل کو قائم و ثابت رکھتا ہے۔ خدا کی محبت اور اُس پر بھروسہ انسان کو خدا سے دُعا کرنے اس سے کلام کرنے۔ اس کی رفاقت میں جینے اُس کی سنگت کی خوشنودی حاصل کرنے۔ اسے زیادہ زیادہ جاننے۔ اس پر اپنے آپ کو ظاہر کرنے پر اُبھارتا رہتا ہے۔ انسان اپنے نادیدہ محبوب و آقا کی خوشنودی کے حصول میں بے قرار رہتا ہے۔

مگر جہاں پر خدا کی ہستی کا اعتقاد نہ پایا جائے۔ جس دل میں اس کی محبت کا احساس پیدا نہ ہوا ہو جس نے زندگی میں زندہ خدا پر بھروسہ کرنے کا کبھی خیال پیدا نہ ہوا ہو۔ ایسے لوگوں سے یہ امید کرنا کہ وہ خدا سے دُعا کرینگے۔ سراب سے تشنگی کو بجھانے کی امید کرنا ہے۔ جہاں خدا کی محبت اور خدا پر اعتماد کا احساس ہی ناپید ہو وہاں دعا کا کیا کام ہے؟

جو لوگ خدا کے معتقد ہیں۔ اُن کے خدا کی بابت مختلف عقائد ہیں۔ واحد خدا کے معتقدوں میں خدا کی وحدانیت کے عقیدہ میں اس قدر اختلاف و تضاد ہیں جس قدر کسی اور معاملہ میں مل نہیں سکتے ہیں بھلا یہ بُرائی کیوں پیدا ہوگئی ہے؟ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ خدا ماننے والوں نے ذات الٰہی اور توحید الٰہی کو اپنی ناقص عقل و فکر سے سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی۔ تھے تو یہ لوگ اسی قدر علم و ادراک کے مالک کہ وہ خود اپنی آپ ایسی تشریح و توضیح نہ کرسکے جس پر دوسرے بنی آدم کا اتفاق ہو پھر اس علم و ادراک کے بل بوتے پر خدا کی ذات و صفات کی مشکلات کو حل کرنے جالگے چونکہ علم و عقل انسانی میں خود مدارج چلے آئے ہیں اس وجہ سے ہر ایک انسان نے اپنی ہی عقل و فکر کے موافق خدا کی وحدانیت کا۔ اس کی ذات و صفات کا بیان کیا۔ اس وجہ سے خدا ماننے والوں میں خدا کی بابت صدہا خیالات متخالف و متضاد پیدا ہوگئے۔ جس سے اول درجہ کے احمق خدا کی ہستی کے ہی منکر ہو بیٹھے ہیں۔ جنہیں خدا سے محبت کرنے اور اس پر بھروسہ رکھکر اس سے دعا مانگنے کی کبھی ضرورت نہیں ہوئی

بعض خدا کی ہستی کے اقراری یہ بات بھی کہا کرتے ہیں کہ دعا مانگنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ خدا تو ہمارے دعا مانگنے سے پیشتر ہی جانتا ہے کہ ہمیں کن کن چیزوں کی ضرورت ہے۔ اس خیال کے اصحاب نے دعا کا مفہوم یہ سمجھ رکھا ہے کہ خدا سے روٹی کپڑا اور دھن دولت وغیرہ جسمانی چیزوں کے مانگنے کا نام دعا ہے۔ مگر مسیحی دعا کے مفہوم میں یہ چیزیں نہایت ادنےٰ درجہ رکھتی ہیں۔ یسوع مسیح ساری ساری رات دُعا میں گذارا کرتا تھا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یسوع مسیح ساری ساری رات خدا سے روٹی کپڑا مانگنے میں بتا دیا کرتا تھا؟ ہرگز نہیں۔

بلاشک خدا ہمارے مانگنے سے پیشتر ہماری جملہ حاجات و ضروریات کا عالم ہے۔ مگر ہم دعا مانگنے سے ہی اپنی ضروریات و حاجات کے عالم و ماہر ہوتے ہیں۔ دعا میں مانگی ہوئی چیزیں جب ہمیں خدا سے ملتی ہیں تو نہ صرف ہم اُن چیزوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں بلکہ خدا کی محبت و مہربانی کے انعامات کا ہمیں نہایت گہرا احساس ہوا کرتا ہے۔ اس سے ہمارا خدا پر نہ صرف زیادہ بھروسہ ہوتا رہتا ہے۔ بلکہ خدا کی محبت ہمارے دلوں میں تازہ ہوتی رہتی ہے۔

نیچری میں خدا ہماری حاجات و ضروریات کو ضرور پورا کرتا رہتا ہے۔ مگر جن چیزوں سے ہماری ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں پر وہ ہم میں خدا کی محبت اور اس پر بھروسہ رکھنے کے جذبات کو . . . . . . تقویت نہیں پہنچا سکتی ہیں۔ سوتے بچے کے منہ چومنے سے والدہ کی کسی قدر تسلی ہوسکتی ہے پر بچہ والدہ کی محبت سے متاثر نہیں ہوسکتا۔ ایسے ہی خدا بغیر دعا مانگے کے ہماری ہر ایک ضرورت کی چیزوں کو مہیا کرے . . . . اپنی محبت کے تقاضا کو پورا کرتا ہے۔ پر اس کے اس انعام کے احساس سے محروم رہتے ہیں۔ ہماری طرف سے خدا کو جواب یہی ملتا ہے کہ ہم ناشکرے اور اس کی پُرمحبت انعام کے نااہل ہیں

نولکھا چرچ لاہور میں میموریل سروس

۱۱-اکتوبر کا روز لاہور کے مسیحیوں میں قابلِ عزت و تعظیم سرجیمس سی۔ آر۔ یونگ کی وفات حسرت آیات کی یادگار میں میموریل سروس کا روز تھا جب پنجاب سرجیمس سی۔ آر۔ یونگ لاہور کی مسیحیوں کی بڑی جماعت میں جس میں ہر درجہ و مرتبہ کے مسیحی موجود تھے ایک دفعہ پھر اپنے دوستوں کے درمیان خانہ خدا میں شریک عبادت دکھائی گئے۔ خانہ خدا کی ہر بینچ کی ہر نشست زبان حال سے گویا یہ آواز دے رہی تھی کہ سرجیمس سی۔ آر۔ یونگ نے اُن پر بیٹھ بیٹھ کر خدا کی عبادت کرتے ہوئے وہ تمام کارہائے عظیم پنجاب میں انجام دئیے ہیں جو آج کے دن آپ کی یادگار زندگی کے تاج کے چمکتے ہوئے ہیرے ہیں۔

میموریل سروس کے لیڈر رائے بہادر پی۔ این دت صاحب فورمن کرسچن کالج کے پرنسپل پادری رائس صاحب۔ پروفیسر سیبر صاحب۔ مسٹر کے۔ ایل رلیا رام صاحب۔ پادری اینڈرو ٹھاکر داس صاحب پاسٹر نولکھا چرچ تھے۔ اور عبادت خانہ حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔

معمولی عبادت کے بعد رائے بہادر پی۔ این دت صاحب رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے شکستہ دل کے ساتھ سرجیمس سی۔ آر۔ یونگ آنجہانی کی ان خدمات کا بیان انگریزی زبان میں نہایت مؤثر الفاظ میں کیا جو تیس برس کے عرصہ میں صیغہ تعلیم پنجاب میں آپ نے کیں آپ کے بعد پروفیسر سیبر صاحب نے آپ کی بیماری اور وفات کا بیان پڑھ کر انگریزی میں سُنایا جو ولایت سے آپ کو ملا تھا۔ اس کے بعد پرنسپل رائس صاحب نے سرجیمس سی۔ آر۔ یونگ کے خاندان کا۔ آپ کی تعلیم کا اور ہندوستان تشریف لانے کا بیان نہایت فصیح اُردو زبان میں کیا۔ آپ کے بعد مسٹر کے۔ ایل رلیا رام صاحب ایڈیٹر نولکھا چرچ نے آپ کی شخصیت اور کس کے اثر کا بیان اُردو میں کیا۔ آپ کے بعد آخر میں پاسٹر نولکھا چرچ پادری اے ٹھاکر داس صاحب نے اُردو زبان میں آپ کا ذکر چرچ اور کلیسیا کے تعلق میں کیا۔ اور اس بات کو دکھایا کہ گو سرجیمس سی۔ آر۔ یونگ عظیم و کثیر ذمہ داریوں کے بوجھ سے لدے رہتے تھے۔ پر اُنہوں نے کبھی خانہ خدا سے غیر حاضر ہونے کا اُنہیں عذر و بہانہ بننے نہ دیا۔ وہ ہمیشہ اسی عبادت خانہ میں حاضر ہو کر نولکھا کلیسیا کے ساتھ عبادت کرتے رہے۔ ہر ایک دینی کام میں نہایت سرگرمی سے حصہ لیتے رہے۔ غرضیکہ ہر ایک لیڈر نے آپ کی زندگی کے مشاغل کا اختصاراً ایسی خوبی سے ذکر کیا کہ اپنی تقاریر سے سرجیمس سی۔ آر۔ یونگ کو عبادتخانہ میں ایک دفعہ پھر حاضر کر دکھایا۔ سرجیمس سی۔ آر یونگ کے آخری الفاظ یہ تھے۔ کہ "میرا نجات دہندہ زندہ ہے" برکت کے کلمات کے ساتھ عبادت ختم ہوئی۔

روغنی جھوٹ

ناظرین کرام کے لئے عنوان کا جملہ کسی قدر نیا ہے۔ اس جملہ میں دو لفظ پائے جاتے ہیں جن کے معانی سے ہر ایک شخص واقف و آگاہ ہے۔ پر ان دونوں لفظوں کو ملا کر ایک جملہ بنانے سے اس جملہ کے معنے عام فہم نہیں رہے ہیں۔ اس وجہ سے اس کا مطلب سمجھانا پڑا ہے۔

آپ نے بارہا دفعہ ایسے برتن دیکھے ہونگے۔ بلکہ آپ کے گھروں میں موجود ہونگے۔ جنکو اینملڈ برتن کہتے ہیں۔ وہ لوہے کے برتن ہوتے ہیں۔ جن پر اُستادانِ فن چینی چڑھا کر شیشہ کا جلا کر دیا کرتے ہیں۔ انکی چکنائی اور صفائی ایسی ہوتی ہے کہ انسان اُن میں اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ اُردو میں ان برتنوں کو روغنی برتن کہا جاتا ہے کہ وہ برتن تو دراصل لوہے اور ٹین کے ہوتے ہیں۔ جسے کوئی خاطر میں نہیں لاتا۔ پر روغن ہو جانے سے وہ برتن بڑے بڑے لوگوں کے کار آمد بنجاتے ہیں انہیں روغنی برتنوں کے خیال سے عنوان بالا کا جملہ تجویز کیا گیا ہے۔ جس کی بابت آج کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

جھوٹ اور دروغ ایسے الفاظ ہیں جن کے مفہوم و معانی کی نفرت ہر ایک مذہبی کتاب کے متن کا اہم جزو ہے۔ کسی مذہبی رہنما نے مشکل سے جھوٹ کی کراہیت اور اُس کی ممانعت کو نظر انداز کیا ہوگا۔ ہر ایک شخص نے اس کی تحقیر و توہین کی ہے۔ نہ صرف ہر ایک مذہب نے اور ہر ایک مذہبی رہنما نے جھوٹ کی بُرائی کی ہے بلکہ ہر ایک بشر نے خواہ وہ خواندہ ہو خواہ ناخواندہ اس کی بُرائی کی ہے اور کرتا رہتا ہے۔ اس کی طرف سے ہر ایک بچہ کو بچپن سے خوف دلایا جاتا ہے کہ خبردار جھوٹ نہ بولنا۔ ایسی حالت میں جھوٹ کا بنی نوع انسان میں عام طور سے مقبولیت عامہ حاصل کرنا تو ناممکن امر تھا۔ مگر زمانہ حال کے اُستادانِ فن نے اسے چھپانے کے ایسے ایسے روغن تجویز کئے ہیں کہ اگر ان میں سے کسی روغن کو جھوٹ کی سیاہ اور گھنونی صورت پر لگا دیا جائے تو ہر ایک جھوٹ کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے اور بے تجربہ لوگ نہایت آسانی سے کذاب و دروغ گو کو صادق یقین کر سکتے ہیں۔ (باقی باقی)

لنڈن میں بیگم صاحبہ بھوپال نے لارڈ برکن ہیڈ سے ملاقات کی۔ اس کا مقصد محض پہلی ملاقات تھا اور بیگم صاحبہ کے ولیعہد کی تقرری کا سوال نہیں اٹھایا گیا تھا۔ کیونکہ اس کا تعلق گورنمنٹ ہند سے ہے۔

(رعام)

استفسارات وجوابات

مسٹر عبید اللہ صاحب نے مدراس سے پادری علی بخش صاحب کا پتہ دریافت کیا ہے۔ جواب میں گزارش ہے کہ **پادری علی بخش صاحب شیخوپورا خاص پنجاب۔ ایس۔ ڈی مشن** میں مقیم ہیں۔ اسی پتہ پر اُن سے خط وکتابت کریں۔

جناب مسٹر ابن شہباز کی خدمت میں التماس ہے کہ اشتہار مذکورہ کی بابت اس قدر عرض ہے کہ "**غریب مسیحی اور مربعے**" کے عنوان سے ایک مضمون پادری اے۔ ڈی۔ جڈ صاحب کے قلم سے نور افشاں مطبوعہ ۱۰ فروری ۱۹۲۲ء میں اور "**آپ کی مدد کی تجویز**" کے عنوان سے ایک اعلان نور افشاں مطبوعہ ۲۴ فروری ۱۹۲۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر فرصت کی کمی کی وجہ سے ہم نقل نہیں کر سکتے اور نہ بھیج سکتے ہیں خود تشریف لا کر آپ اُن کی نقل لے سکتے ہیں۔

ایک لاہوری دوست نے مسٹر جمیس غلام قادر کی بابت جو کچھ لکھا اور دریافت فرمایا ہے ہم اُس کی بابت نہ تو اس بات کا یقین کرتے ہیں جو راقم خط نے لکھی ہے۔ نہ آپ کے استفسار کا جواب نفی یا اثبات میں دینا مناسب جانتے ہیں

باقی رہا یہ امر کہ مسیحیت اور مسیحی اپنی روش میں قائم ہو چکے ہیں یا نہیں۔ اس کا جواب اس قدر ہے کہ اس کی صداقت یا عدم صداقت کے لئے خارج میں شواہد موجود ہیں۔ اگر چشم بصیرت میں قوت بینائی ہو تو آپ اپنے لئے خود ہی جواب پیدا کر سکتے ہیں۔ ضرورت نہیں کہ ہم جواب لکھیں۔

ایڈیٹر

مہاراجہ الور نے ایک مسجد کی تعمیر کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ دیا ہے۔

گھر میں گنگا

ہم دیہاتی مسیحی جو کہ زیادتی اخراجات کی برداشت نہ کرتے ہوئے سیالکوٹ کنونشن کی روحانی برکات سے مستفید نہیں ہو سکتے تھے۔ صاحب حیثیت بھائیوں کی بدولت وہاں کے پُر جوش واعظین اور مسیح خداوند کے پیارے مبشروں کے پیغام اپنے گھروں میں سُن کر خدا کا شکر بجا لائے ہیں۔

گوجرہ میں جو کہ جھنگ بار کے علاقہ میں مسیحیوں کا بڑا اجاری سٹیشن ہے۔ ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر کے روز علاقہ کے تمام صاحبان اور معزز آدمی بذریعہ بلاوا حاضر ہوئے جہاں پر سیالکوٹ کنونشن کے پیغامات حاضرین کو سنا کر محظوظ کیا گیا۔

ہر دو ایام کی صبح کے وقت پادری ہیرس صاحب نے۔ دوپہر کو مس ایل کالیڈن صاحبہ نے اور شام کے وقت مس گنگ صاحبہ نے گوجرہ کے گرجہ گھر میں پلیٹ پر کھڑے ہو کر بڑے زور شور سے تمام مسیحی کلیسیا کو پُر زور اور پُر جوش لیکچر سنائے۔ جن سے حاضرین روحانی طور سے بیدار ہو گئے۔ غریب طبقہ کے مسیحی احباب نے اپنے گھر ہی میں سیالکوٹ کنونشن کی نعمت میں سے حصہ پا لیا۔ خدا کرے کہ گوجرہ کے علاقہ کے تمام مسیحی اس روحانی بیداری میں خود ترقی کریں اور وہ دوسروں کی بیداری کے وسیلے بن جائیں۔

راقم۔ آئی۔ یو۔ جشم۔ مقیم گوجرہ۔ ضلع لائلپور

جناب ایڈیٹر صاحب

تسلیم! آپ کے معزز اخبار میں ایک مضمون مورخہ ۲۵/۹ کو چھپا تھا۔ جس میں مس ڈی۔ ایم۔ آرٹن صاحبہ مشنری لیڈی کے فیرویل پارٹی کا ذکر تھا۔ ضرورت تو کچھ نہ تھی کہ ایسے چھوٹے مضامین ایسے اخبار میں دیئے جائیں۔ مگر چونکہ اس سے پیشتر مضمون کسی غیر شخص نے دیدیا ہے جو بہت کچھ کسی خاص غرض پر منحصر ہے۔ اس واسطے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو اصلیت سے آگاہ کر کے اپنا فرض ادا کروں۔ مورخہ ۱۱/۹/۲۵ کو ایک فیرویل جلسہ ہمارے گاؤں موضع منگریال چک نمبر ۲۴۲ کی طرف سے جناب مس ڈی۔ ایم ارٹن صاحبہ کے ولایت روانہ ہونے پر۔ جنہوں نے عرصہ تین سال میں خداوند کی خدمت نہایت جانفشانی سے کی تھی منعقد ہوا۔ تعداد حاضرین قریباً چار صد (۴۰۰) تھی۔ گاؤں کی طرف سے مٹھائی اور چائے وغیرہ کا انتظام جناب پادری محمد حسین صاحب چک مذکورہ کے گھر پر کیا گیا۔ گھر کو جھنڈیوں سے خوب آراستہ کیا گیا۔ کلیسیا کی طرف سے بنارسی ساڑھی جناب پادری صاحب نے اپنے دست مبارک سے دی۔ عورتوں کی طرف سے ایک دیسی جوتی مسز تاج الدین بائبل ووؔمن نے دی۔ ہسپتال کے سٹاف کی طرف سے ایک گرم چادر نرس جیمسن صاحبہ نے دی۔ اور ایک قیمتی پھلکاری مسٹر ایس۔ پال کی طرف سے مسز پال نے پیش کی جو کہ بڑی شکر گذاری کے ساتھ مس صاحبہ نے قبول کی اور چند نظمیں اور ایک ایڈریس بھی جناب پادری صاحب نے پیش کیا۔

مٹھائی وغیرہ بانٹنے کا انتظام چودھری تاراچند اور اس کے اسسٹنٹ ایس خاں کے سپرد تھا۔ جو بڑی احتیاط اور سخاوت کے ساتھ تقسیم کی گئی۔ مورخہ ۱۴/۹/۲۵ کی رات کے دس بجے کی گاڑی پر مس صاحبہ کو سوار کرایا گیا۔ سٹیشن پر بڑا ہجوم تھا گو بے چلا ئے گئے اور ۱۵/۹/۲۵ کی شام کو لاہور سٹیشن پر مس صاحبہ کو بمبئی میل پر پھولوں کے ہار اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ دونوں سٹیشنوں پر انتظام اور کل خرچ مسٹر ایس پال نے خود کیا تھا جس کے واسطے ہم اُن کے مشکور ہیں۔

رحمت مسیح

واقعات اور رائیں

ہندو مسلم کشیدگی

لالہ لاجپت رائے صاحب نے بندے ماترم مطبوعہ اکتوبر میں ہندو مسلم کشیدگی پر ایک بیان سپرد قلم فرمایا ہے جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

ہندو مسلم کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ حالات کے جلد یا دیر اصلاح ہونے کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔ جن معاملات کو پارٹیاں اپنے مقدس حقوق تصور کرتی ہیں وہ ان کے لئے آخری دم تک لڑنے کے لئے مستعد نظر آتی ہیں۔ یا یہ خیال تک جو یہ پراپگنڈہ کیا جاتا رہا ہے کہ مذہبی معاملات میں یا ان معاملات میں جن کی نسبت یقین کیا جاتا ہے کہ وہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں کوئی سمجھوتا نہیں ہو سکتا۔ یہ سب کچھ اس پراپگنڈہ کا نتیجہ ہے۔ لوگوں کو یہ سکھا دیا گیا ہے کہ مذہب کے مقدس معاملہ میں بجائے سمجھوتہ کرنے کے یا ہتھیار ڈال دینے کے مر جانا بہتر ہے۔ ان حالات میں یہ چنداں حیران کن نہیں کہ تہواروں کے موقعہ پر اکثر فسادات ہو جاتے ہیں۔ ان فسادات کا جلدی جلدی ظہور پذیر ہونا اور فساد کے بعد اخبارات میں ایک دوسرے کے سر الزامات تھوپنے کی کوشش کی جاتی ہے وہ کچھ ایسی ایک سی اور غیر مبدل ہوتی جا رہی ہے کہ مختلف واقعات کے متعلق علیحدہ علیحدہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مختلف مقامات میں آگ بھڑک اٹھنے کی فوری وجوہات چاہے کچھ ہوں۔ مگر اندرونی جذبات ہر جگہ وہی ہوتے ہیں۔ ان وجوہات سے میں نے چند نتائج اخذ کئے ہیں جو میں ہندو قوم کے سامنے غور کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔

(الف) آزادانہ تحقیقات کے مطالبات بیہودہ و لاحاصل ہیں (ب) ہڑتالیں بیہودہ ہیں (ج) دوسرے فرقہ کو بائیکاٹ کرنے کے ریزولیوشن پاس کرنے بیہودہ ہیں (د) سوسائٹی کی موجودہ کانسٹی ٹیوشن کے ہوتے ہوئے ہندو مجسٹریٹوں اور افسران سے مطالبہ کرنا کہ وہ گورنمنٹ کے خلاف چند شکایات کی وجہ سے استعفے داخل کر دیں بیہودہ اور ناممکن ہے۔

.. سب سے بہترین بات یہ ہے کہ تمام نقصانات مصائب گرفتاریوں اور سزاؤں کو لاپرواہی سے خوش آمدید کہا جائے۔ تاکہ آئندہ کے لئے ایسے نقصانات و مصائب کا خاتمہ ہو جائے ہندوؤں کو چاہئے کہ موجودہ وقت میں اپنے تمام مذہبی و مجلسی تفرقات کو مٹا دیں اور اپنے فرقہ کی طاقتوں کو حفاظت فوری اور ترقی کے لئے مجتمع کریں

کیا ہندو مسلم جنگ ہونے والا ہے؟

ہم تو نہ ہندوؤں کے نہ مسلمانوں کے طرفدار ہیں پر دونوں قوموں کی بہتری و بہبودی کے خواہاں ہیں یہ حالات زمانہ پکار رہے ہیں کہ قابل عزت ہندو قوم جنگ کی بہتر تیاری کر چکی ہے۔ اس کی مسلمانوں کے ساتھ جنگ جاری رہیگی۔ مذہبی تہواروں کے ایام و مقام میدان جنگ بنینگے۔ شدھی اور سنگٹھن کی قوت کا تہواروں میں اظہار خصوصیت سے ہوا کریگا۔ مذہبی بحث مباحثے باہمی لڑائی کے لئے مخصوص ہو جائینگے۔ ہند کی قومی گروہ ہند کی کمزور گروہ کو لاٹھیوں اور ڈنڈوں سے درست کریگی۔ کیا ہند کی مختلف قلیل گروہیں باہم ملکر کثیر گروہ کے حملوں کو روکنے کا کوئی انتظام کر سکتی ہیں؟

ہم ایک بات جانتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہندو مسلمانوں کا ایک دوسرے کو زیر کرنے کا ارادہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے خیالات ایسے ہی فضول ہیں جیسے کہ ہندو مسلم اتحاد کے شور و شغب فضول تھے۔ جس مقصد کی تحصیل کے لئے ہندو صاحبان کو مسلمانوں کے خلاف ابھارا جا رہا ہے وہ مقصد ہرگز تدابیر بالا پر عمل پیرا ہونے سے حاصل نہ ہو سکیگا چونکہ ہمارے رہنماؤں کو کوئی نہ کوئی کام چاہئے۔ اس وجہ سے اگر وہ ہندو مسلم اتحاد کو ہندو مسلم جنگ میں تبدیل کرنے کی کوشش میں مشغول ہیں تو یہ ان کی وقت کٹی کا شغل خیال کرنا چاہئے۔ وہ بھلا بیکار کیسے بیٹھ سکتے ہیں؟

ہر کہ گیرد علتے علت شود

کے عنوان سے ہمعصر پیغام صلح لاہور مطبوعہ ۱۱ اکتوبر رقمطراز ہے کہ

آجکل کے مسلمانوں کی بھی عجیب حالت ہے قرآن پڑھتے ہیں حدیث پڑھتے ہیں۔ ان ہی مسلمانوں کی تعریف پاتے ہیں۔ لیکن ان کے دل کچھ ایسے ٹیڑھے ہو گئے ہیں کہ ہر بات میں ایک نئی علت نکال لیتے ہیں اور سارا زور اس بات پر ہوتا ہے کہ کسی ذریعے کوئی کافر بنے منافق بنے۔ فاسق بنے تو ہی ان کے دل کو ٹھنڈک پہنچتی ہے۔

نور افشاں۔ ہم اپنے ہمعصر سے اتفاق کلی رکھتے ہیں۔ بلکہ آپ کو اس نئی دریافت کے لئے مبارکباد کہتے ہیں۔ آجکل کے مسلمانوں کا شیوہ واقعی قابل نفرت ہے اور وہ ہمارے زمانہ کے احمدی اصحاب ہیں جنکے پیشوا نے ابھی چند سال گذرے تمام دنیا کے غیر احمدی مسلموں کے خلاف ایسے ہی الزام لگائے تھے جنکا شکوہ ہمعصر کو ہے۔ اسے چاہئے کہ آجکل کے مسلمانوں کی عجیب حالت کے عیب کو غور سے دیکھے۔

این ایم ایس کے کارکنوں پر زلزلہ باری

پادری آر۔ ایم واعظ صاحب نے جو کچھ لکھا ہے۔

ایم۔ ایس کے کام کی بابت اور اس کے کارکنوں کی نسبت فرمایا ہمیں اس سے اختلاف کرنے کی ضرورت نہیں۔ نہ چودھری صاحب کے مشوروں سے اختلاف کرنے کی حاجت ہے۔ آپ ہمارے قابلِ تعظیم بزرگ ہیں۔ آپ کے دل میں این۔ ایم۔ ایس کی زندگی اور بقا کا جذبہ ہے۔ اس کے کام کو ترقی دینے کا خیال ہے۔ اس سوسائٹی کے موجودہ سٹاف نے جو کام کر کے دکھایا ممکن ہے کہ اس سے آپ کی تسلی نہ ہوئی ہو۔ جو اصحاب سوسائٹی کے موجودہ سٹاف سے بیزار ہو کر اس کے خلاف جناب کی شکایات کو شائع کرنا اُن کی ہمت افزائی خیال کرتے ہوں ممکن ہے کہ اُن کے اصلی خیالات کا آپ کو علم ہو۔ مگر ہم نیک نیتی سے آپ کو اور چودھری صاحب کو یہ مشورہ دینگے کہ بندہ کو تھوڑی سی تکلیف اُٹھا کر نور افشاں ۱۹۲۲ء کی فائل کا ملاحظہ فرمالیں۔ خصوصاً ان مضامین کو ضرور دیکھ لیں جو این۔ ایم۔ ایس کے کام کے متعلق خود جناب تحریر فرما چکے ہیں اس سال کے کام کا سال رواں کے کام سے مقابلہ فرما کر دیکھیں کہ موجودہ سٹاف نے سوسائٹی کے کام کو کہاں تک دوبارہ زندہ کر کے دکھایا ہے؟ جناب نے سوسائٹی کے کام پر جو اُس وقت اعتراضات کئے تھے ان کا جواب کہاں تک دیکر دکھایا گیا تھا؟ اس سے پہلے سٹاف کی کارگذاریاں اور موجودہ سٹاف کی کارگذاریاں جناب کو اور دیگر تمام اصحاب کو بخوبی معلوم ہوجائیگی اگر موجودہ سٹاف پر کسی اور اعتبار سے نزلہ باری کرنا ہو تو ہم ہرگز مخل نہیں ہونا چاہتے۔ آپ بزرگ ہیں جناب کے مقابل ہم ہر حالت میں چھوٹے ہیں۔ آپ کی گرم سرد باتوں کی برداشت کرنا ہماری سعادتمندی کا حصہ ہے۔ لیکن اگر کام کے اعتبار سے موجودہ سٹاف پر نزلہ باری کی جاتی ہے تو ہم صاف صاف کہینگے کہ موجودہ سٹاف نے اپنی خدمات سے پنجاب کی این۔ ایم۔ ایس کو مرتے مرتے بچا لیا ہے۔ اگر موجودہ سٹاف کی خدمات کا اعتراف آپ جیسے بزرگ اسی طریق سے کرنا بہتر خیال فرماتے ہوں جس طریق سے کیا گیا ہے۔ تو بہتر۔ ہمیں آپ کے مقابل چون وچرا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم آگے کو سمجھ لینگے کہ جب آپ کسی سرگرم کارکن کی خدمات کا اعتراف کیا کرتے ہیں تو اسی طرح سے کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ بقول شخصیکہ ؎

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

لنکا کے باشندوں کے کچھ دلچسپ حالات

۲۰ جون گذشتہ کے روزانہ اخبار بریلی میں لنکا کے جو حالات شائع ہوئے ہیں۔ اُن میں وہاں کی دو قدیم قوموں راج ہنس اور ناگہ کی ملاوٹ سے پیدا شدہ موجودہ قوم کے لوگوں کے رسم ورواج کے حالات اس طور پر بیان کئے گئے ہیں۔

مرد صرف ایک عورت رکھتا ہے۔ مگر ایک عورت کئی خاوند ایک ساتھ رکھ سکتی ہے جو بھائی ہوں۔ اگر طلاق کے وقت اولاد ہو تو لڑکے مرد کے ساتھ اور لڑکیاں عورت کے ساتھ جاتی ہیں۔ اگر مقروض قرضہ ادا نہ کر سکے تو ساہوکار اُس کا کل مال اور اسکو مع عیال و اطفال کے اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے بیمار کو دوا جڑی بوٹیوں کی دیتے ہیں۔ ہر قوم کا لباس جدا گانہ طرز کا ہوتا ہے۔ عورتیں زیور پہنتی ہیں۔ کرسی پر صرف راجہ بیٹھتا ہے۔ عوام مُوڑھے پر بیٹھتے ہیں۔ گائے کا گوشت کھانا گناہ سمجھتے ہیں۔ چاول کھاتے ہیں۔ جوتا موزہ کوئی نہیں پہنتا۔ مگر اب انگریزی لباس کو ترقی ہے۔ جھوٹ بہت بولتے ہیں۔ چوری اس ملک میں نہیں ہوتی۔ کاغذ کی بجائے تاڑ کے پتوں پر لوہے کے قلم سے کھود کر لکھتے ہیں۔ پھر اس پر کوئلہ مل دیتے ہیں جس سے حروف سیاہ ہوجاتے ہیں۔ الفاظ سنسکرت کے ملے ہوئے استعمال ہوتے ہیں۔

(رجیون تت)

نئے کرنسی نوٹ

گورنمنٹ ہند نے پانچ اور دس روپیہ کے نئے نوٹ جاری کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ دس روپیہ کا نوٹ موجودہ نوٹوں سے بہت کچھ ملتا جلتا ہوگا صرف رنگوں کا کچھ فرق ہوگا۔ موجودہ سبز رنگ کسیقدر زیادہ زردی مائل کر دیا جائیگا۔ نمبر اوپر کی طرف دائیں کونے پر اور نیچے بائیں کونے پر ہونگے۔ بادشاہ کی تصویر کا رنگ بھی بدل دیا جائیگا۔ ستارہ کا واٹر مارک جواب علیحدہ ہے ایک روپیہ کے نوٹ کی طرح بنا دیا جائیگا۔ پانچ روپیہ کے نوٹ کی شکل بھی دس روپیہ کے نوٹ کی سی ہوگی۔ لیکن لمبائی چوڑائی موجودہ نوٹ سے بھی بہت کم ہوگی۔ یعنی صرف چھ انچ لمبا اور ۳/۴ ۳ انچ چوڑا اور سطح پر قوس وقزح کے رنگوں کی جھلک ہوگی۔ اور پرکی چھپائی کسی قدر زیادہ سرخی مائل رنگ میں ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے یہ نوٹ اس لئے بنائے گئے ہیں تاکہ جعلی نوٹوں کا خاتمہ ہو سکے ٭

(عام)

ایک دعوت میں اکیس سو دنبے اور بھیڑیں ذبح کی گئیں

تھوڑا عرصہ ہوا لندن میں فری میسنوں کا ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا تھا۔ اس میں آٹھ ہزار مہمانوں کے لئے ۵ میل تک گھیرے میں میزیں لگائی گئی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ آجتک دنیا کی کسی دعوت میں اتنے آدمی شریک نہیں ہوئے۔ دعوت میں پندرہ سو دنبوں اور چھ سو بھیڑوں کو ذبح کیا گیا۔ ۳۰ ہزار پونڈ مچھلی تھی۔ دو سو پچاس گیلن آئیس کریم اور

تین ہزار بوتل شراب خرچ ہوئی۔ اس دعوت کے موقعہ پر ایک لاکھ چھری کانٹے وچمچے وغیرہ ۵۶ ہزار تھالیاں ۳۶ ہزار گلاس کا انتظام کیا گیا تھا دیگر برتنوں کو ملا کر اس دعوت میں ڈھائی لاکھ برتن استعمال کئے گئے تھے معلوم ہوا ہے کہ لنڈن میں فری میسنوں کا گرجا تعمیر کرنے کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کی غرض سے یہ انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس کام کے لئے دس لاکھ پونڈ بھی اکٹھے ہو گئے تھے۔ ڈیوک آف کناٹ وغیرہ نے تقریریں بھی کیں۔ دو ہزار مرد اور عورت ملازم مہمانوں کی سیوا کر رہے تھے۔ اس دعوت پر کل دو لاکھ پونڈ خرچ آیا تھا۔

ہائی کورٹ لاہور کے جج کی تقرری

پنجاب کے جملہ مسیحی اس خبر فرحت اثر کو پڑھکر نہایت خوش ہونگے کہ کنور دلیپ سنگھ مسٹر جسٹس عبدالرؤف کی جگہ اُن کے ریٹائر ہونے پر ہائی کورٹ لاہور کے جج مقرر کئے گئے ہیں۔ ہم صدق دل سے سر میلکم ہیلی گورنر پنجاب اور چیف جسٹس سر شادی لال کو اس تقرری کے لئے مبارکباد کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی تہ دل سے کنور صاحب کو جملہ مسیحیان پنجاب کی طرف سے مبارکباد کہتے ہیں۔ اور دُعا کرتے ہیں کہ خدا جناب کا زیادہ مرتبہ بلند کرے کہ آپ کی خدمات سے اس کا اور بھی زیادہ جلال ظاہر ہو۔

خبریں

مہاراجہ پٹیالہ نے ایک لاکھ روپیہ کی ایک موٹر خریدی ہے۔ جو اس وقت دنیا بھر میں سب سے بڑی موٹر ہے۔ اس میں پچاس گھوڑوں کی طاقت کا انجن لگا ہے۔ اس کا سٹیرنگ وھیل (چلانے کا پہیہ) خالص ہاتھی دانت کا ہے۔ پینے کے پانی کے لئے دو گیلن کا ایک چھوٹا سا خانہ ہے۔ دیگر ضروری سامان رکھنے کے لئے بھی بہت سے خانے ہیں چار دن کی خوراک اور بندوق وغیرہ رکھنے کی جگہ علیحدہ ہے۔ رات کے وقت درندوں کو بھگانے کے لئے ایک بہت بڑا "بھونپو" (ہارن) لگا ہے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس موٹر کا نقشہ مہاراجہ صاحب نے خود کارخانہ کو دیکر فرمائش سے یہ موٹر تیار کرائی ہے

(بندے ماترم)

کلکتہ کی ریزرو فورس کے سارجنٹ ڈکسے نے ۸ اکتوبر کو خودکشی کرلی۔ کہا جاتا ہے کہ اس روز رات کو وہ شراب پی کر گھر آیا۔ اس پر اس کی بیوی نے اُسے کچھ کہا۔ وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں [illegible] اور آدھ گھنٹے کے بعد ایک چٹھی لیکر پھر اپنی بیوی کے کمرے میں گیا اور یہ چٹھی اُسے دیکر کہا کہ میں نے زہر کھا لی ہے۔ اب تمہیں زیادہ نہیں ستاؤنگا۔ یہ سنتے ہی بیوی صاحبہ نے گھبرا کر ہسپتال اطلاع دی مگر اس نے ہسپتال جانے سے انکار کر دیا۔ جب ڈاکٹر کو مکان پر بلایا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہوا اور بیوی صاحبہ کو مع چار چھوٹے چھوٹے بچوں کے چھوڑ کر اس جہان فانی سے کوچ کر گیا۔

(ا،ا)

مونگیلی ، اکتوبر۔ چھتیس گڑھ پراونشل چمار سمیلن مقام مونگیلی میں بڑی دھوم دھام سے ہوا پندرہ آدمیوں کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جو چماروں کی ترقی کے وسائل سوچکر اُن پر ہر جگہ عمل کرانے کی کوشش کریگی۔

(ا،ا)

شملہ ۱۲ اکتوبر۔ مندرجہ ذیل سرکاری اعلان جاری ہوا ہے:۔

ڈاکٹروں کی رائے سے فیصلہ ہوا ہے کہ لیڈی ریڈنگ پر جلد اپریشن (عمل جراحی) کیا جائے۔ یہ اپریشن کلکتہ میں کیا جائیگا۔ لیڈی صاحبہ ۱۲ اکتوبر کو شملہ سے کلکتہ کی طرف روانہ ہونگی۔ اس لئے وائسرائے صاحب نے بلوچستان اور صوبہ سرحد کا دورہ جس کا اعلان ہو چکا ہے ملتوی کر دیا ہے۔

(ا،ا)

لکھنؤ۔ کاکوری ڈاکہ کے متعلق گرفتار شدگان کی میزان ۳۱ تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں ۱۳ ملزمان تو لکھنؤ پہنچ گئے ہیں۔ باقیوں کے جلد پہنچانے کے لئے بھی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ انسپکٹر انچارج

استغاثہ کی درخواست پر سید عین الدین سپیشل مجسٹریٹ لکھنؤ نے جو اس مقدمہ کی سماعت کرینگے سب ملزمان کے لئے جو اس وقت لکھنؤ جیل میں ہیں۔ پولیس کو دو دو ہفتے کی ریمانڈ اور دیدی ہے۔ پنڈت ہرکرن ناتھ مشرا ایم ایل۔اے۔ بابو موہن لال سکسینہ ایم ایل سی وکلا صفائی نے یہ ریمانڈ منظور کئے جانے پر اس بنا پر اعتراض کیا کہ ابھی تک کوئی ایسی بات عدالت کے سامنے پیش نہیں کی گئی۔ جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ ملزمان کا اس جرم سے کچھ تعلق ہے جس کے متعلق ان پر الزام لگایا جاتا ہے۔ لیکن مجسٹریٹ صاحب نے اس اعتراض کی پروا نہیں کی۔ وکلا کو جب ملزمان سے ضرورت ہو ملاقات کرنے کی اجازت دیدی ہے خاص مجسٹریٹ نے سب ملزمان کی جو لکھنؤ پہنچ گئے ہیں۔ بیڑیاں کاٹ ڈالنے کا حکم دیدیا ہے۔ دیگر اصحاب کے علاوہ پنڈت جواہر لال نہرو جی نے بھی لالہ ستیلا سہائے سے سنیچر کے دن لکھنؤ جیل میں ملاقات کی۔

(۱۴)

حیدر آباد ۱۲ اکتوبر۔ قصبہ گڑھیا صوبہ سندھ سے خبر موصول ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب ۵۰۰ ہندو اپنے مذہبی فرائض کے سلسلہ میں نہر کے کنارے پر جمع تھے۔ تو ایک مقامی مسلمان زمیندار نے کچھ غنڈے لیکر ان پر دفعتہً حملہ کر دیا ہندو مقابلہ کرنے کی بجائے بھاگ نکلے اور اس پریشانی اور گھبراہٹ کی حالت میں کچھ ہندو نہر میں گر پڑے۔ رپورٹ کیا گیا ہے کہ حملہ آوروں نے اپنے شکاروں کو لوٹا بھی ہے۔ اور ان کے پاس جو قیمتی چیز اور نقدی پائی اسے چھین لیا۔ ہندو اس واقعہ کو اپنے لئے ذلت تصور کر رہے ہیں۔ کچھ حملہ آور گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور ان کے خلاف مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

(۱۱)

شملہ میں ایک تازہ ترین تار مظہر ہے کہ اصلاحات کے متعلق اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ نے جو سفارشات کی ہیں ان پر وایسرای کی اگزیکٹو کونسل نے ۹ اکتوبر کے اجلاس میں غور کیا۔ ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا جب گورنمنٹ دہلی جائیگی تو وہاں آخری فیصلہ کرنے کے بعد وزیر ہند کو اطلاع دی جائیگی۔ اور اس کے بعد اعلان کیا جائیگا۔

(۱۱)

بمبئی ۱۲ اکتوبر۔ اخبار بمبئی کرانیکل رقمطراز ہے کہ انڈین مرچنٹس چیمبر سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنا ایک جلسہ بلائے۔ جس میں کرنسی کمیشن کو بالکل نظرانداز کرنے اور کمیشن میں اپنے نمایندہ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس کا استعفےٰ دلانے پر غور کیا جائے

(۱۱)

بمبئی ۱۱ اکتوبر۔ مسٹر جمنا داس مہتہ نے جنوبی افریقیہ کے دن برطانوی سلطنت کے مال کے بائیکاٹ کے مؤثر ہونے کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بمبئی میں کا لونیل بنک کی شاخ صرف اس لئے بند ہو گئی ہے کہ بمبئی کارپوریشن نے اس کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔

(۱۱)

بمبئی ۱۱ اکتوبر۔ مسٹر جمنا داس مہتہ نے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ

نوآبادیات میں ہندوستانیوں سے جو ظلم سلوک کیا جا رہا ہے۔ اس کے جواب میں آپ بمبئی کارپوریشن میں تجویز پیش کرینگے کہ ان نوآبادیات کے جتنے انگریز لوگ کارپوریشن کے ملازم ہیں انہیں فوراً موقوف کر دیا جائے۔ (۱۱)

ڈائمنڈ ہاربر کلکتہ کے قریب متھراپور گاؤں میں بھوشن چند حامزہ کے گھر ڈاکہ پڑا۔ ایک درجن کے قریب مسلح ڈاکو دروازہ توڑ کر اس کے گھر میں گھس گئے۔ سب لوگ پڑے بے فکر سو رہے تھے۔ بدمعاشوں نے سب سے پہلے مالک مکان کو گرفتار کیا اور اس کے ہاتھ پیر باندھ دیئے۔ اور مشعل لیکر اس کے جسم کو جگہ جگہ سے جلانا اور بیش قیمت زیورات و دیگر سامان کا پتہ اس سے دریافت کرنا شروع کیا۔ بعد ازاں مکان کو خوب لوٹا اور جو کچھ ہاتھ لگا لیکر چلتے ہوئے۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔

(۱۱)

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم طنجہ رقمطراز ہے کہ اندرون ملک میں خوب بارش ہو رہی ہے اور مراکو میں فوجوں کی حرکت میں دیر کرا رہی ہے عبدالکریم کے ارادوں کے متعلق اندازہ لگانا فضول ہے۔ کیونکہ اس کی تجاویز کا کسی کو پتہ نہیں۔

ہے کوئی مجبور دکھیا پر رحم کرے ہیں بیتابی اُس کے زنانہ کمرہ میں گھس گیا۔ لڑکے کو دیکھا اس کی حالت قابل رحم تھی۔ خون بشدت چل رہا تھا بیچارے نے اپنا سر دریچے کے باہر نکال دیا تھا۔ تاکہ خون گاڑی میں جگہ جگہ اور کپڑوں کو نہ بھرے۔ کوئی معمولی نکسیر نہیں تھی۔ میں ڈاکٹر تو تھا نہیں کہ کوئی مجرب نسخہ تجویز کرتا۔ البتہ اُس حکیم الحکما طبیب الاطبا معالج المعالجین خالق آسمان و زمین کو ہی شافی سمجھ کر ان غمگین کو حوصلہ دیا کہ فکر نہ کرو خون بند ہو جاتا ہے۔ مابعد کمرہ کی مستورات کو کہا۔ مائیو بہنو اس لڑکے کے لیٹنے کے لئے جگہ چاہئے۔ میری اس درخواست واجب پر چند رحمدل عورتوں نے غور فرما کر جگہ خالی کر دی اور خود کھڑی ہو گئیں۔ میں نے لڑکے کو لٹا کر اس کی گردن کے نیچے ایک چادر کو گول مول کر کے رکھ دیا۔ اور اپنے مسیحا سے دعا مانگی کہ یا مسیح اس لڑکے پر ترس کر بعد از دعا میں اسٹیشن ماسٹر کے دفتر میں گیا اور ماسٹر صاحب سے کہا کہ ریلوے ڈاکٹر صاحب کہاں ہیں۔ کیونکہ ایک لڑکے کے لئے دوائی مطلوب ہے۔ اسٹیشن ماسٹر صاحب نے بے اعتنائی اور سرد مہری سے کہا کہ گاڑی چلنے میں پانچ منٹ باقی ہیں اب کیا ہو سکتا ہے۔ میں مایوس ہو کر واپس چلا آیا۔ تاکہ اس مائی کو تسلی دوں۔ آکر کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکے کا خون چلنا بند ہو گیا ہے اور اُس کی والدہ مطمئن ہے۔ مجھے دیکھ کر دعائیں دینے لگی۔ گاڑی کی دیگر مستورات بھی مجھے سراہنے لگیں کہ اس نے آنکھیں بند کر کے کوئی منتر پڑھا تھا۔ میں نے خاموشی کو بالائے طاق رکھ کر کہا کہ میں جادوگر نہیں کہ کوئی منتر پڑھتا۔ البتہ مسیح مصلوب کو جو ہمیں روحانی امراض سے بھی شفا دیتا ہے۔ پاس رکھتا ہوں اور اسی کے نام مبارک سے اس لڑکے کا خون چلنا بند ہو گیا ہے۔

بہادر چند

حالات سیالکوٹ کنونشن

گذشتہ سے پیوستہ

رات کی میٹنگوں میں دُور دراز کے مشہور معروف لکچرار پادری میگاؤ صاحب اور پادری پی جونس صاحب اور جناب لشپ رابنسن صاحب کی نہایت دلربا اور مؤثر تقریریں ہوتی تھیں۔

پادری پی جونس صاحب بڑی مدت کے بعد سیالکوٹ کنونشن میں تشریف آور ہوئے۔ آپ کی انگریزی تقریروں سے جو جو فوائد سیالکوٹ کنونشن کو حاصل ہوئے ہیں۔ وہ مدتوں تک خدا کے بندوں کے دل اور یاد میں رہینگے۔ مسٹر فضل آلہی نے ترجمہ کرنے میں کمال کیا اور مسٹر فضل آلہی کی قابلیت کم قدر کے قابل نہیں ہے۔ بعض دفعہ جب صاحب لمبی تقریر کئے جاتے تو ہم حیران ہوتے تھے کہ اب مترجم کس کس جملے اور الفاظ کا ترجمہ دیگا۔ مگر خدا نے ہمارے پیارے بھائی میں ترجمہ کی وہ قابلیت رکھ دی ہے کہ ترجمہ اور اصل کو مات کر دیتا تھا۔ پادری میگاؤ صاحب نے ایک رات ہیکل کی صفائی پر ایک نہایت ہی مؤثر بیان سنایا آپ نے بڑے زور سے فرمایا کہ پنجاب کی کلیسیا میں بھی ایسے لوگوں کا وجود کثرت سے پایا جاتا ہے۔ جو محض تجارت اور دنیوی فوائد کی غرض سے کلیسیا میں آگھسے ہیں اور دینداری کی صورت میں ہو کر اپنی جسمانیت کے پرستار ہیں۔ ایسوں پر یسوع ناصری کی خفگی کبوتر فروشوں اور بیل اور بھیڑ بکری بیچنے والوں سے کم نہیں ہے۔ کسی رات پادری پی جونس صاحب نے یوحنا عارف کے مکاشفہ کا مقصد ایک ایسے عجیب اور حیرت نما نکتہ خیال سے بیان کیا کہ دنیا داروں کے کان کھڑے ہو گئے اور جو لوگ مسیحی خدمات کے ساتھ دنیا کو بھی بغل میں رکھنا چاہتے ہیں وہ ایسے بے چین ہو گئے کہ وہ رات ان کے لئے حقیقی فیصلہ کی رات تھی۔

مورخہ ۲۴ ستمبر کی رات کے ۸ بجے والی میٹنگ کو کنونشن کبھی بھول نہ سکیگی۔ میٹنگ کے شروع میں رڑکی کی مس مکلیوی صاحبہ نے سیالکوٹ کنونشن کو اپنی تھوڑی سی مگر نہایت پرلطف اور مؤثر تقریر اور ایک صلیبی گیت سے جو اکیلی مس صاحبہ نے کھڑے کھڑے ہو کر نہایت دردانگیز اور غمناک راگ کی صورت میں گایا۔ خدا کے بندوں اور بندیوں میں ایک جوش و ولولہ پیدا کر دیا۔ مس صاحبہ کے روحانی جلال نما چہرے اور گیت کے راگ اور درد بھرے الفاظ نے اور اس آلہی قدرت نے جو روح القدس کی معموری سے خداوند نے ہماری عزیز بہن کے دل میں بھر دی تھی۔ کنونشن میں وجد اور ایمان کے آنسو بہا دیئے۔ دوسرے دن میں نے بہنوں کو مس صاحبہ کی تلاش میں پھرتے دیکھا۔

ایک شام مس صاحبہ شہبازہال کے سامنے ایک مسیحی بہن کے ساتھ خداوند کی محبت اور اُس کی انجیل کی خوشخبری بیان کرنے کی نسبت ذکر واذکار کر رہی تھیں اور میں بھی پاس کھڑا تھا۔ مجھے تو وہ آواز فرشتے کی سنائی دی۔ اس گفتگو سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مس صاحبہ ایک مسیحی مسافر اور دنیا کے لئے نور اور نمک اور ایک زندہ خط ہیں۔ اگر ایسی زندگیاں یسوع ناصری کو پیارے ہندوستان کے لئے مل جاویں تو وہ دن دور نہیں ہے جب تمام ملک مسیح کے لئے فتح ہو جاوے۔ امسال سیالکوٹ کنونشن میں جس بات نے کنونشن کو اور بھی زیادہ دلچسپ بنایا وہ ۲۷ ستمبر کی صبح اتوار کے دن عشاء ربانی کی مبارک رسم کی ادائیگی کا دلچسپ اور روحانی نظارہ تھا۔ تقدس مآب جناب ریورنڈ جے ڈبلیو رابنسن صاحب

بشپ آف متھوڈسٹ چرچ دہلی کی عظیم الشان پیشوائی اور امامت میں کنونشن میں کمال ادب اور سنجیدگی اور تعظیم سے بندگان خدا نے خداوند کی موت اور دکھ میں شراکت کا شرف حاصل کیا اور پنجاب کی تمام انجیلی کلیسیاؤں کے خادمان دین کو ایک ایسے اتحاد میں کا نمونہ دیا کہ سچ مچ فروعی تفرقات کا زوال ہوگیا اور کنونشن میں جو پنجاب کی کلیسیا کو عشاء ربانی کے وقت سب سے اعلےٰ خوشی اور برکت کا احساس تھا وہ مسیحی برادری کا اتحادِ عظیم تھا اور یہ بات بصد خوشی ظاہر کی جاتی ہے کہ کنونشنوں کے وسیلے کلیسیائی تفرقات کی روح رخصت ہو اور سب سچے مسیحی یسوع مسیح میں ایک بدن اور ایک روح ہونے کا منصب حاصل کرتے جائیں۔ کنونشن میں فاتح قادیان پادری عبدالحق صاحب کی عدم موجودگی کا احساس بھی کم نہ تھا۔ آپ کی انتظاری میں سخت بے قراری تھی۔ ہم اپنے لائق اور معزز بھائی سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنی خداداد قابلیتوں کو خدا کے بندوں کے فائدے اور المسیح کے جلال کے لئے کونشنوں میں استعمال فرمایا کریں۔ آخر میں ہماری دعا ہے کہ امسال جو برکتیں خدا نے اپنے بندوں کو بخشی ہیں وہ المسیح کے جلال کے لئے استعمال ہوں فقط (پادری بوٹامل)

ضرورت

بمبئی کیمیکل اوڑ ورگس ورکس کے مینیجر کو ٹریولنگ کنونسیر (امتحان کنندگان) اور مقامی ایجنٹس کی ضرورت ہے جو ہندوستان کے تمام حصوں میں ایجنٹس اور ٹریولنگ کونسیر کا کام انجام دیں۔ تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار کے ساتھ سفر خرچ بھی دیا جائیگا۔

درخواستیں ذیل کے پتہ پر روانہ کی جائیں

دی مینیجر۔ دی بمبئی کیمیکل اینڈ ڈرگس ورکس

دوسری پیرخاں سٹریٹ

مقابل جے۔ جے ہاسپٹل بمبئی

اشتہار کتب

گلدستہ وعظ حصہ اول مختلف مسیحی واعظین کے پُر معنی اور مفید وعظ۔ اس حصہ میں پادری طالب الدین صاحب کے ۱۳ وعظ ہیں اور ۹ وعظ دیگر واعظین کے صفحہ ۱۸۰ اصل ۸؍ رعائتی ۴؍

گلدستہ وعظ حصہ دوم۔ اس حصہ میں ۵ مختلف وعظ ہیں جن میں کرسمس ڈے۔ پہلی انجیل بشکست میں فتح۔ مسیح کا سلام پنجاب میں مسیحی عورتوں کی خدمت اور جلد بازی کا فتوےٰ شامل ہیں صفحہ ۱۹۲ اصل ۸؍ رعائتی ۴؍

گلدستہ وعظ حصہ سوم۔ اس میں ۲۸ وعظ ہیں جن میں مسیحی کا تعلق دنیا کے ساتھ۔ ہر برائی میں بھلائی دیکھو۔ شک کا علاج۔ روحانی چٹان۔ صلیب کی مایوسی۔ مجھ سے گناہ ہُوا وغیرہ۔ وعظ بہت دلچسپ ہیں صفحہ ۱۸۹ اصل ۸؍ رعائتی ۴؍

ہادی النساء۔ مسز میری ڈو ایلین صاحبہ ایم۔ ڈی۔ انگلینڈ کی انگریزی کتاب کا ترجمہ۔ یہ کتاب جوان مستورات کی راہنما ہے۔ دنیا میں عورت کی قدرو منزلت۔ جسم کی حفاظت۔ خوراک۔ نیند۔ تنفس۔ تنفس کی رکاوٹیں۔ تنگ لباس کے نقصان۔ ورزش غسل۔ قوت تخلیق۔ دماغ کی ساخت۔ لڑکی کا سن بلوغت ماہواری ایام میں درد کے اسباب۔ امراض نسوان لڑکیوں کی باہمی رفاقت۔ تفریح۔ نیک صفات۔ منگنی۔ شادی وغیرہ پر نہایت مفصل بیان ہے۔ صفحہ ۲۲۸۔ ایک روپیہ

ہم لوگوں کو کس طرح مسیح کے پاس لائیں ڈاکٹر آر۔ اے ٹوری صاحب کی کتاب کا ترجمہ۔ نجات سے بیفکر۔ ملحد اور بے دین۔ تناسخ کا خود سر اور فریب خوردہ لوگوں کو مسیح کے پاس لانے میں کامیابی ۱۱۵ ؍۴

سکرٹری پنجاب ریلیجس بُک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور

یُونگ کرسچن ہائی سکول لودہانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اُسکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس بحساب سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے عہ؍ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام چالیس فی صدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں چرخہ کتنا ماہ سے ماہ تک کردکونول عہ سے دعہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوشنما تالاب اور عبادت کے لئے گرجاگھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر: پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دلوانچند صاحب پرنٹر چھپا